Fikr-o-Nasar (Islamabad) 3:6 (1965)

انتخاب

علامہ اقبال رح سے ایک گفتگو

وطن دوستی اور اسلام

مولانا عبد المجید سالک مرحوم و مغفور

ایک دن میں نے علامہ اقبال سے سوال کیا - کہ آپ تو قومیت و وطنیت کے سیاسی تصور کو اسلام کے خلاف سمجھتے ہیں - پھر مصطفیٰ کمال کی تعریف کیوں کرتے ہیں جس نے دنیائے اسلام میں سب سے پہلے مغربی انداز کی قومیت پرستی کی بنیاد رکھی اور غیر ترک قوموں سے اپنا دامن چھڑا کر اپنی نئی جمہوریہ کو صرف ترکوں کے لئے مخصوص کر دیا - فرمانے لگے کہ میں جو کچھ بیان کرتا ہوں وہ اسلام کا مثالی و عینی تصور ہے جس تک پہنچنے کے لئے ہمیں بعض مرحلوں میں سے گزرنا ہوگا اگر زمانہ' حاضر میں نیشنلزم ہی حصول قوت کا ذریعہ ہے - تو مسلمان قوموں کو اسے اختیار کر لینا چاہئیے - کیونکہ اس مادی دنیا میں حصول قوت ہر قوم کا نصب العین ہے اور اس کے بغیر زندگی ممکن نہیں- میرے نزدیک اس میں مضائقہ نہیں کہ الغانی - ایرانی - عراقی - شامی - حجازی - مصری - عرب اور ترک اپنی اپنی حدود کے اندر اپنی اپنی قوم کو طاقتور بنانے میں مصروف ہو جائیں - میں نے گذارش کی تو اس کا نتیجہ یہی ہوگا کہ جس طرح یورپ کی قومیں الگ الگ طاقت حاصل کرنے کے بعد ایک دوسری کو پھاڑ کھانے میں مصروف ہیں - اسی طرح مسلمان قومیں بھی جب قوت حاصل کر لیں گی تو انہی کے نقش قدم پر چلیں گی کیونکہ اس جغرافیائی قومیت سے عصبیت اور خونخواری کے سوا دنیا کو کچھ حاصل نہیں ہوتا ' فرمانے لگے - یہ صحیح ہے اسی لئے تو میں بار بار اخوت اسلامی اور اتحاد عالم اسلام پر زور دیتا رہتا ہوں- اور میرے نزدیک مصطفیٰ کمال سے بھی یہ مقصد پوشیدہ نہیں - چنانچہ انہوں نے میثاق سعد آباد سے اس

اتحاد کا آغاز بھی کر دیا ہے اگرچہ ابھی یہ میثاق بالکل ابتدائی حیثیت رکھتا ہے لیکن آگے چل کر اسلامی ملکوں کے درمیان جارحانہ و مدافعانہ معاہدے کی صورت اختیار کر سکتا ہے - اس کے علاوہ دنیائے اسلام کے علماء - شعرا - ادبا اور صحافیوں کا فرض ہے کہ اپنی اپنی قوم اور اپنے اپنے جغرافیائی مسکن و موطن کی تقویت کے ساتھ ہی ساتھ یہ نصب العین مسلسل و متواتر مسلمان کے سامنے پیش کرتے رہیں - کہ اسلام ایک وحدت ہے - اور اس کے اجزا کو ہر حال میں متحد رہنا ہے - ورنہ وہ وحدت کثرت میں بدل جائے گی - اور اسلام کا مقصد (یعنی توحید نوع انسانی) فوت ہو جائے گا - عیسائی قوموں کے سامنے ایسا کوئی نصب العین نہیں تھا لہذا وہ دینی اخوت کے تصور پر قائم نہ رہ سکیں مسلمان قوموں کے سامنے ایک خدا ، ایک رسول، ایک دین ، ایک کعبہ اور اخوت اسلامی کا روشن نصب العین موجود ہے اگر انہوں نے اس نصب العین کو ترک نہ کیا تو مسلمان قومیں حصول قوت کے بعد بھی ایک دوسرے کی دشمن نہ بنیں گی - اور یورپ کی فتنہ انگیز اور فساد آموز قومیت پرستی کی تقلید کا شکار نہ ہوں گی -

میں نے دوسرا سوال کیا- کہ آپ مسلمانوں کو بحیثیت مجموعی تو اتحاد، ترقی اور سر بلندی کی تعلیم دیتے ہیں لیکن ہندوستان کے مسلمانوں کو حب وطن کی تلقین نہیں فرماتے آپ کا کلام اس موضوع سے بالکل خالی ہے-یہ سن کر مسکرائے - اور کہنے لگے کہ وطن اس خطہ ارضی کو کہتے ہیں جس میں کوئی قوم اپنے دین - اپنی ثقافت - اپنے ادب اور اپنی معاشرت کی حفاظت و ترقی پر پوری طرح قادر ہو جب ہندوستان کے مسلمان اپنا وطن پیدا کر لیں گے تو ان پر بھی حب وطن اسی طرح فرض و واجب ہوگی جس طرح دوسری قوموں پر ہے اور تم نے دیکھا نہیں کہ میں نے ان مسلمان قوموں کو جن کے وطن موجود ہیں قومیت کے نام پر بھی ابھارنے کی کوشش کی ہے ، ''او غافل افغان،، اور امیر امان اللہ کے نام پیغام سے یہ ظاہر ہے - اس کے علاوہ میں نے قوم ترک کو ترک کی حیثیت سے غیرت دلائی ہے - جب مسلمانان ہند اپنا وطن پیدا کر لیں گے تو اسی اپیل کے وہ بھی مخاطب ہوں گے -

اس گفتگو کی کیفیت بیان کرنے سے میرا مقصد یہ ہے کہ جو نوجوان ،

اقبال کے کلام کو پڑھ کر یہ سمجھتے ھیں کہ اسلام میں وطن کا کوئی تصور ھی نہیں - اور پاکستان سے کامل وابستگی اسلام کے کسی اصول کے خلاف ھے وہ متنبہ ھو جائیں- اور اقبال کے کلام کو اس گفتگو کی روشنی میں پڑھیں - اقبال ایک طرف تو ترکوں کے ایک قبیلے کی عظمت کا ذکر کر کے دوسرے قبیلے کو غیرت دلاتے ھیں - کہ تم کو کیا ھو گیا ھے -

درفش عظمت عثمانیاں دوبارہ بلند
بحیرتم کہ بہ تیموریاں چہ افتاد است

اور پھر ھندوستان کے پائے تخت کا ذکر کس انداز سے کرتے ھیں کہ

ھزار مرتبہ کابل فزوں تر ز دھلی است
کہ این عجوزہ عروس ھزار داماد است

وہ امان اللہ خان سے کہتے ھیں کہ " کوش در تہذیب افغان غیور " حالانکہ قاعدے کے اعتبار سے انہیں یہ کہنا چاھیئے تھا - کہ مسلمان کی تہذیب کے لئے کوشش کرو - لیکن اقبال کی حقیقت نگری کا تقاضا یہی تھا کہ وہ ھر مسلم قوم کے زعیموں کو اسی مسلم قوم کی خدمت اور تقویت کی تلقین کے کریں - کیا اس سے یہ نتیجہ واضح طور پر نہیں نکلتا کہ اگر اقبال قیام پاکستان کے وقت زندہ ھوتے تو حب وطن - خدمت وطن اور غیرت وطن کی تلقین سب سے بڑے علم بردار ھوتے ؟ اور مسلمانوں کو اپنے وطن سے کامل طور پر وابستہ رھنے اور اس کی قوت میں اضافہ کرنے کی نصیحت شب و روز فرماتے ؟

اقبال نے جس پاکستان کا تصور ھم کو دیا - وہ یہ تھا کہ ایک ایسا ملک جس میں مسلمان سر بلندی اور آبرو مندی کی زندگی بسر کریں - اپنے دین اپنی ثقافت کو چار چاند لگائیں - اپنی مادی قوت کو اتنا بڑھائیں کہ دنیا ان کی عزت کرنے پر مجبور ھو جائے اور اس کے ساتھ ھی وہ اخوت اسلامی اور اتحاد عالم اسلام کے بھی نقیب و علم بردار رھیں - جس کی تعلیم و تلقین سے اقبال کا کلام ابتدا سے انتہا تک معمور ھے - پاکستان کے نوجوانوں کو چاھیئے کہ اس تصور کو عملی صورت دینے میں شبانہ روز مصروف رھیں -